بخدمت جناب استاد صاحب

السلام علیکم!

جناب اعلیٰ مسئلہ یہ ہے کہ بندہ کو ایک جعلی
آئی ڈی دی جاتی ہے جس میں بندہ انگریزوں والی تصاویر
تصاویر لگانی ہوتی ہے اور اپنا نام بھی غلط بتانا ہوتا ہے
اور اپنی جگہ بھی (location) غلط بتانی ہوتی ہے جس کے ذریعے
بندہ گروپ (امریکن گروپ) جوائن کرتا ہے اور اس گروپ میں
داخلے کا مقصد اس میں اشتہارات ڈالنا (کام کرنے کے صفائی
ستھرائی کے) اور وہ کام کیا بھی جاتا ہے جس کا اشتہار لگایا جاتا ہے
~~اس کام میں ایک~~ اور وہ کام جس کا اشتہار لگایا جاتا ہے وہ کام بندہ
خود نہیں کرتا بلکہ کوئی اور کمپنی کے ذریعے کرواتا ہے

اس کام سے آنے والے پیسے کا کیا حکم ہے۔

وضاحت: عموماً پاکستانی نام یا جگہ ظاہر کرنے کی صورت میں
لوگ متوجہ نہیں ہوتے اس لیے یہ صورت اختیار کی
جاتی ہے تاکہ زیادہ لوگ متوجہ ہوں۔

[redacted] جواب منسلکہ صفحے پر ملاحظہ فرمائیں۔

متعلم جامعۃ السعید

جامعۃ السعید کراچی
دار الافتاء
اسلامی جمہوریہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلّیا

صورت مسئولہ میں سائل کا حقیقی نام کے بجائے جعلی نام اور تصاویر کے ذریعے غلط لوکیشن ظاہر کر کے آئی ڈی / اکاؤنٹ بنانا اور اس کے ذریعہ لوگوں کو متوجہ کرنا جھوٹ اور دھوکہ دہی پر مشتمل ہونے کی وجہ سے شرعاً ناجائز اور حرام ہے، تاہم اگر سائل اس آئی ڈی کے ذریعے کلائنٹس کا مطلوبہ جائز کام مکمل دیانت داری کے ساتھ کسی دوسرے سے کروا کر دیتا ہے بشرطیکہ کلائنٹ نے خود کام کرنے کی شرط نہ لگائی ہو تو اس صورت میں حاصل ہونے والی اجرت جائز ہوگی، لیکن جھوٹ اور دھوکہ دہی کا گناہ بہر حال ہوگا۔ اس لیے مذکورہ آئی ڈی کے ذریعے کام حاصل کرنے سے اجتناب کرنا ضروری ہے، لہذا کام حاصل کرنے لیے کوئی جائز ذریعہ اختیار کیا جائے یا کوئی ایسا کام کیا جائے جس میں جھوٹ اور دھوکہ دہی سے کام نہ لینا پڑتا ہو۔

مسند أحمد مخرجا (9/ 122)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَقَدْ حَسَّنَهُ صَاحِبُهُ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ، فَإِذَا طَعَامٌ رَدِيءٌ فَقَالَ: «بِعْ هَذَا عَلَى حِدَةٍ، وَهَذَا عَلَى حِدَةٍ، فَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا»

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (4/ 208)

وللأجير أن يعمل بنفسه وأجرائه إذا لم يشترط عليه في العقد أن يعمل بيده؛ لأن العقد وقع على العمل، والإنسان قد يعمل بنفسه وقد يعمل بغيره؛ ولأن عمل أجرائه يقع له فيصير كأنه عمل بنفسه، إلا إذا شرط عليه عمله بنفسه؛ لأن العقد وقع على عمل من شخص معين، والتعيين مفيد؛ لأن العمال متفاوتون في العمل فيتعين فلا يجوز تسليمها من شخص آخر من غير رضا المستأجر.....

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طاہر عفی عنہ

دارالافتاء جامعۃ السعید

نزد نرسری کراچی

۸ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ

۲۳ نومبر ۲۰۲۳ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

رئیس دارالافتاء

جامعۃ السعید کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان

دارالافتاء

فتوی نمبر ۱۹۲۹

مؤرخہ ۱۴۴۵/۵/۱۱ھ

۲۰۲۳/۱۱/۲۶